ابوسعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

تقریر

تقریر بابت تربیت

وقت 5-7 منٹ

"خمیر سے خمیر لگتا ہے"

(مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبۃ:119)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اِسی راہ گزر سے

معزز سامعین! مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جملہ "خمیر سے خمیر لگتا ہے" پر روشنی ڈالنی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"انسان کو انوار اور برکات سے حصّہ نہیں مِل سکتا۔ جب تک وہ اِسی طرح عمل نہ کرے جس طرح خدا فرماتا ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ بات یہی ہے کہ **خمیر سے خمیر لگتا** ہے اور یہی قاعدہ ابتداء سے چلا آتا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ کے ساتھ برکات اور انوار تھے جن میں سے صحابہ نے بھی حصّہ لیا پھر اِسی طرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک ان کی نوبت آئی۔"

(البدر جلد 4 مورخہ 21 نومبر 1902ء صفحہ 31)

آج اِس دلچسپ مضمون میں داخل ہونے سے قبل عنوان میں موجود الفاظ "خمیر" اور "لاگ" کے لیے ڈکشنریز کا سہارا لیتے ہیں۔ خمیر کے دو معنی بیان ہوئے ہیں۔

1۔ گُندھے ہوئے آٹے کو کچھ عرصہ تک گرمی میں رکھ کر یا کسی تُرش چیز سے پُھلا لینا۔

2۔ سرشت، فطرت، مزاج اور طبیعت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔" اس مختصر سے فقرہ میں دونوں معنی استعمال ہوئے ہیں۔

سامعین! آج میری سوچ کا محور خمیر کے معنی نمبر 1 ہے۔ مختلف اشیاء کو خمیر کرنے کے لئے مختلف اشیاء ہوتی آئی ہیں۔ اِسے آج کل Yeast کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آٹے یا میدے سے جو اشیاء گھروں میں یا بیکریز یا کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں۔ ان اشیاء میں سے اکثریت خمیر کرنے کے بعد تیار ہوتی ہیں۔ خمیر سے تیار ہونے والا آٹا خمیرہ کہلاتا ہے اور اس آٹے سے تیار ہونے والی روٹی خمیری روٹی کہلاتی ہے۔ خمیر لگانے کے لئے بہت سی اشیاء استعمال ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں Baking Powder یا میٹھا سوڈا مشہور ہے۔

دودھ کو دہی میں تبدیل کرنے کے لیے جو "جاگ" لگائی جاتی ہے۔ وہ بھی خمیر ہی کی ایک قسم ہے۔ ہماری ایشائی معاشرہ میں خواتین دہی میں سے کچھ حصّہ جو بہت معمولی ہوتا ہے نکال کر اگلے دن کے دہی تیار ہونے کے لئے رکھ لیتی ہیں جو "جاگ" کہلاتی ہے اور یہ کچھ دیر رکھنے میں تُرشی مائل ہو جاتی ہے جس سے دہی اچھا اور جلد تیار ہو جاتا ہے۔

سامعین! تقریر کی ابتداء میں پڑھے جانے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد میں:

"خمیر کی لاگ" کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔ "لاگ" کے معانی تعلق، اُنس و محبت کے ہیں۔ نیز لاگ کے معنوں میں "نیا رشتہ نکلنے" کے بھی ہیں۔ اِن تمام الفاظ کو تفصیل سے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ جو مضمون مَیں بیان کرنے جا رہا ہوں۔ اُس کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ دنیا میں ہر چیز کے کچھ نقصان ہوتے ہیں اَور کچھ فوائد۔

اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ اصول کہ اگر نفع، نقصان سے زیادہ ہو تو اِس کو اپنا لیں اور اگر نقصان، نفع سے زیادہ ہو تو اُس کام کو چھوڑ دیں۔ خمیر کے نقصان بھی ہوں گے۔ لیکن فوائد زیادہ ہیں۔ اِن میں سے چند ایک یہ ہیں کہ خمیر سے خمیر زدہ چیز پھول کر بڑھ جاتی ہے۔ زیادہ ہو جاتی ہے۔ دودھ کو تھوڑا سا خمیر لگایا جائے تو وہ سارے دودھ کو اپنے ساتھ ملا کر زیادہ ہو جاتا ہے۔ ڈبل روٹی کو بھی مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کہ چھوٹا سا پیڑا سانچے کے برابر پھول کر بڑھا ہو جاتا ہے۔ افغانی یا رشین اسٹیٹس میں خمیری روٹی جب بنتی ہے تو پھول کر بڑی ہو جاتی ہے۔ پھر خمیر کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہاضمہ کے کام آتا ہے۔ خمیری روٹی زیادہ کھائی جاتی ہے اور ہضم بھی ہو جاتی ہے۔ نمبر 3 بڑی ہونے کے باوجود خوبصورت ہو جاتی ہے اور چہارم لذیذ اور مزیدار لگتی ہے۔

آئیں! اب ذرا اِن تمام پہلوؤں کو روحانی دنیا میں چسپاں کر کے دیکھیں۔ بالخصوص حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ "خمیر سے خمیر لگتا ہے" کو اوپر بیان ہونے والی تفصیل کے آئینہ میں روحانی دنیا میں دیکھیں تو ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ دُنیا میں آنے والے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جب مبعوث کئے گئے تو اکیلے تھے۔ تو انہی کی دُعاؤں، اُن کے عمل و کردار اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے اِن کو ایسی جاگ لگی کہ باوجود شدید مخالفتوں اور مشکلات کے وہ ایک سے دو ہوئے اور دو سے ہزاروں اور لاکھوں میں تبدیل ہوئے۔ محوّلا بالا ارشاد میں حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دی ہے کہ آپؐ کی برکات و انوار سے صحابہؓ نے بھی حصّہ لیا اور خمیر کی لاگ کی طرح وہ لاکھوں کو پہنچے۔ اِسی اقتباس میں حضور علیہ السلام نے اِس سارے عمل کو صحبت صالحین سے تعبیر فرمایا ہے اور اِس کے لیے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کی آیت Quote فرمائی ہے کہ صادقوں کے ساتھ رہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مبارک سے لگنے والی خمیر کی لاگ کو اگر تاریخ کے آئینہ میں دیکھیں کہ یہ خمیر اتنی تیزی سے بڑھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے 23 سالہ دَور میں جو قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ اسلام عرب و عجم میں پھیلا۔ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ جیسے مخلص دوست آپؐ کو مل چکے تھے اور خلافتِ راشدہ کے 29 سالہ دَور میں دُور دُور عجم میں اسلام جا پہنچا۔ مسلمانوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچی پھر اربوں میں یہ جاگ تبدیل ہوئی۔ ایک عرب سے 55 ممالک مسلمانوں کے بنے جبکہ مسلمان تو 200 سے زائد ملکوں میں پائے نظر آتے ہیں اور اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے، درود شریف پڑھتے اور سنائی دیتے ہیں۔ اذان کی صدائیں سننے کو ملتی ہیں۔ ایران جیسے ایک عجمی ملک نے ساری دنیا میں دھاک بٹھا رکھی ہے اور علی خامینائی کے جنازہ پر لاکھوں کا ہجوم اس جاگ کی غمازی کرتا دکھائی دیتا ہے جس کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ مکّہ میں ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مرد و خواتین جمع ہو کر جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور تلبیہ پڑھتے ہیں وہاں مدینہ منوّرہ میں پہنچ کر یہی لوگ مسجد نبوی کا دیدار کرتے اور مزارِ رسولؐ پر پہنچ کر آنحضورؐ پر درود پڑھتے ہیں۔ اتنا بڑا عقیدت مندانہ ہجوم دنیا میں کسی اَور جگہ نظر نہیں آتا۔ یہ خمیر یا جاگ نہیں تو اَور کیا ہے جو 1400 سالوں میں لگتی چلی آ رہی ہے اور مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ عیسائی محققین بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ دنیا میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا مذہب، اسلام ہے۔

سامعین! یہاں مَیں اپنی تقریر کو حضرت مسیح موعودؑ کے محوّلہ بالا ارشاد کی روشنی میں دو حصّوں میں تقسیم کروں گا۔ اوّل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دَور میں صحابہؓ کے اعمالِ صادقہ، جو ہو بہو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمالِ مبارکہ کی عکاسی کرتے تھے۔ آپؐ کے دَور میں جہاں صحابہؓ کی تعداد میں جاگ لگی کہ وہ لاکھوں کو پہنچے وہاں اللہ تعالیٰ کی برکات اور انوار صحابہؓ کے اعمال صحیحہ کے ساتھ اتنی تیزی سے پھیلے کہ اللہ تعالیٰ کا نور ساری دنیا میں جگمگانے لگا اور اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا نقشہ دکھنے لگا۔

یہی وہ مخلص صحابہؓ تھے۔ جو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق میں اس قدر غرق ہو چکے تھے کہ آپؐ کا لعابِ دہن نیچے گرنے کی بجائے برکت و تبرّک کی خاطر ہاتھوں میں لیتے اور جسموں پر مَل لیتے تھے۔ آپؐ کے وضو کرتے وقت فالتو پانی کو ہاتھوں میں لے کر مُنہ پر برکت کی خاطر مَلتے تھے۔ جنگوں میں آپؐ کی حفاظت کے لیے صحابہ آپؐ کے گرد اس طرح جمع ہوتے کہ حضورؐ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ ایک دفعہ حضورؐ سفر کے دوران اپنے خیمہ میں آرام فرما رہے تھے کہ ایک صحابی حضرت سعد بن وقاصؓ خیمہ کے ارد گرد از خود ہی ڈیوٹی دینے لگے۔ حضورؐ نے جب اِن کے قدموں کی آواز سُنی تو دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ حضرت سعد بن وقاصؓ نے عرض کی کہ حضور! مَیں سعد بن وقاص ہوں۔ مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کوئی دشمن حضورؐ کو نقصان نہ پہنچا دے اس لیے مَیں حفاظت پر خود ہی آن پہنچا۔ حضورؐ بہت خوش ہوئے اور یہ دُعا دی۔ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَهٗ اِذَا دَعَاكَ یعنی "اے اللہ! جب سعد تجھے پکارے تو اس کی دعا قبول فرما۔"

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 3751)

جنگوں میں حضورؐ سے محبت اور آپؐ کے ساتھ برکت کی خاطر بچے بھی عشقِ رسول میں شامل ہوتے۔ اگر بچوں کا چھوٹی عمر کے اعتبار سے چناؤ نہ ہوتا تو وہ اپنے اعضاء دکھلا کر اور ایک دوسرے کے ساتھ کُشتی میں حصّہ لے کر اپنے جوہر دکھلا کر شامل ہوتے اور میدانِ جنگ میں شہادت کا رُتبہ پا کر واپس نہ لوٹتے۔ کبھی معوّذ اور معاذ جیسے دو شِکروں کو اپنے آقا کی محبت کی وجہ سے خمیر کی ایسی لاگ لگی کہ وہ ابو جہل پر لپک کر آناً فاناً اُسے قتل کر کے سرخرو ہوتے ہیں اور اپنے حصّہ کے خمیر کو آج 1400 سال کے بعد بھی آگے نوجوانوں میں جاگ لگانے کے لیے چھوڑ گئے۔ صحابیاتؓ کو لیں تو اِن پر بھی جاگ اور خمیر کا رنگ چوکھا چڑھا اور آنحضورؐ، اسلام اور قرآن کریم کی عزّت و توقیر کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ اگر خود میدانِ کارزار میں حاضر نہ ہو سکیں تو اپنے خاوندوں کو، اپنے بچوں کی پیش کر دیا۔ ایک صحابیہؓ کو جب یہ بتایا کہ آپ کے والد، آپ کے خاوند، آپ کے بچے جنگ میں شہید ہوگئے ہیں تو وہ ہر بار یہی کہتی سنائی دی کہ مجھے میرے آقا کا بتائیں کہ وہ خیریت سے ہیں۔ اِسی ضمن میں یہ واقعہ بھی ہماری نسّوں میں دوڑنے والے خون میں تیزی لانے کا نہ صرف موجب ہو گا بلکہ ہماری عورتوں کے ایمان و ایقان میں جاگ لگانے اور انہیں بڑھا کر قربانیاں کرنے پر مجبور کرے گا۔ جب ایک صحابیہؓ کا خاوند ایک لمبے عرصہ کے بعد گھر لوٹا تو طبعاً اپنی بیوی کے پاس جانے کی حاجت ہوئی تو عورت نے اس ملاپ کو ٹھکرا دیا اور اپنے خاوند سے کیا ہی خوبصورت انداز میں کہا کہ تمہارا اور میرا آقا دشمنوں سے جنگ کے لیے جا چکا ہے اور تمہیں پیار کی سوجی ہے۔ جاؤ! جنگ میں حضورؐ کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ خاوند اپنی بیوی کی لگی جاگ سے فوراً جنگ میں گیا اور شہادت کا درجہ پا کر واپس نہ لوٹا۔

سامعین! یہ تو ایک طویل داستان ہے جسے بیان کرنے کے لئے گھنٹے نہیں، ماہ نہیں بلکہ سال چاہییں۔ جس کی چند منٹوں کی ایک تقریر متحمّل نہیں ہو سکتی۔ ابھی مجھے اپنی تقریر کے دوسرے حصّہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور ثانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور کے صحابہؓ میں لگی جاگ اور خمیر کی لاگ کی روحانی، علمی اور اخلاقی داستان میں سے چند ایک کو بیان کرنا ہے۔ کیونکہ یہ دَور بھی ایک تسلسل ہے اُس مبارک دَور کا جو میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا۔ ہم اِسی لیے اسلام احمدیت، زندہ باد کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میرے احمدی بھائیو! اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کرنے کی جو خمیر کی لاگ اور جاگ صحابہ رسولؐ کے اندر لگی تھی۔ اُسی کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مندرج بالا اشعار میں "وہی مَے ان کو ساقی نے پلا دی" کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے اور سب سے پہلے تو یہ مَے، یہ محبت کی شراب تو ساقی یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو پلائی۔ پھر یہ جاگ آپؑ نے حضرت مولوی نور الدینؓ اور دیگر صحابہؓ کو لگائی اور یہ بڑھتی بڑھتی اب 220 ممالک میں بسنے والے کروڑوں احمدیوں کو ایسی لگی ہے کہ وہ اسلام کے ایسے مائدہ بنے ہیں جو خوش ذائقہ بھی ہیں اور مختلف الانواع کے کھانے ہیں جن میں اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی جاگ شامل ہے۔ یہ صحابہ رسولؐ کا نمونہ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔ صحابہ رسولؐ میں شہادت پانے والے بھی ہزاروں میں تھے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اسلام کی حفاظت فرمائی، تعلیمات اسلامیہ کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کے نام کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لیے شروع ہونے والا یہ سلسلہ آج تک قائم ہے اور سینکڑوں مخلص احمدیوں نے صحابہؓ کی اقتداء میں جان کا نذرانہ پیش کر کے اسلام احمدیت کی نہ صرف حفاظت فرمائی بلکہ یہ ثابت کر دیا کہ صحابہ رسولؐ نے بھی اسلام کی سَربلندی کے لئے ایسا کیا تھا اور اب ہم صحابہ رسولؐ کے نقشِ پا پر چلنے والے ہیں۔ ہم اوپر سُن آئے ہیں کہ لاگ کے معنی "نیا رشتہ نکلنے" کے بھی ہیں۔ اِس ناطے احمدیوں میں بے شمار نئے رشتے قائم ہونے کی مثالیں قائم ہو رہی ہیں۔

اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لیے ایک لاگ اور جاگ جلسہ سالانہ کی صورت میں 1991ء میں لگائی گئی تھی جس میں 75 افراد شامل ہوئے تھے۔ یہ جاگ ایسی لگی کہ اب 135 سالوں میں یہ جلسے 75 سے زائد ملکوں میں منعقد ہوتے ہیں۔ جن میں اوّل لنگر خانہ کی صورت میں لگی جاگ لنگر خانوں کی صورت میں جاری ہوتی ہے جس سے لاکھوں لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ اور دوم اِن 75 ممالک کے جلسوں میں کئی ایک جلسے ایسے ہیں جن میں شامل ہونے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ جیسے 2026ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 50 ہزار سے زیادہ رہی۔ جرمنی، کینیڈا، امریکہ اور افریقن ممالک غانا، سیرالیون، نائیجیریا، بُرکینافاسو میں

بھی تعداد 10 ہزار سے زائد دکھنے کو ملتی ہے۔ پھر ایک جاگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کی صورت میں لگائی تھی جو بعد میں جامعہ احمدیہ میں تبدیل ہوئی اور اب دنیا بھر میں اِن کی تعداد 15 کے لگ بھگ ہے جس سے ہزاروں طلبہ و واقفین زندگی تعلیم مکمل کر کے مبلغین اور معلمین کی صورت میں ساری دنیا میں پھیل کر وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا کا اعلان کر رہے ہیں۔

قادیان میں مسجد اقصیٰ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل موجود تھی اور آپ کے والد نے تعمیر کروائی تھی۔ ہاں مسجد مبارک کی صورت میں تعمیر ہونے والی مسجد کی جاگ اور لاگ سے اب دنیا کے سینکڑوں ممالک میں ہزاروں مساجد قائم ہو چکی ہیں جن میں لاکھوں عبادت گزار اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دَور میں حضرت چودھری فتح محمد سیالؓ کے ذریعہ لندن کا مشن اشاعت اسلام و احمدیت کے لیے قائم ہوا۔ جو اب سو سے زائد ممالک میں سینکڑوں مشن ہاؤسز میں تبدیل ہو کر اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے فرائض ادا کر رہا ہے۔ ایک گراموفون ایم ٹی اے میں تبدیل ہو کر آٹھ چینلز میں تبدیل ہوا نیز حضور علیہ السلام کے مبارک دَور میں جن صحابہؓ نے ایک آنہ قربانی کی اور اُن کے اسماء حضور نے اپنی کتب میں محفوظ کئے۔ آج اُن صحابہ کے خاندانوں کو دیکھیں تو اُن میں سے ایک ایک فرد ہزاروں لاکھوں کی قربانی کر رہا ہے اور من حیث الجماعت دیکھیں تو ہزاروں لاکھوں لوگ اپنی استطاعت اور طاقت سے بہت بڑھ کر لاکھوں، کروڑوں کی قربانی محض اشاعت اسلام و احمدیت کے لیے کر رہے ہیں۔ پس یہی وہ جاگ اور خمیر کی لاگ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ از سر نو اسلام احمدیت میں لگی اور روز بروز ترقی کی شاہراؤں پر گامزن ہے۔ یہ جاگ مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ہر میدان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جن میں اطاعت اور اخلاص، محبتِ الٰہی، محبّتِ رسولؐ اور حبِّ قرآن شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ جاگ اور یہ لاگ بڑھتی چلی جائے اور ہمارے اندر صحابہ رسولؐ کے نقوش اُبھرتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات پر بود و باش رکھتے ہیں۔ اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک نیتی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقتہ نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں اور کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔۔۔۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شرّ اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔۔۔۔ اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 45-46)

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان 2015ء میں خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

” آج جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ قادیان کی جلسہ گاہ اور بھی وسیع ہو چکی ہے۔ مَیں جلسہ میں شامل ہونے والے مرد عورتیں جتنے بھی لوگ ہیں، ان سے کہتا ہوں کہ ایک وسیع میدان جس میں تمام سہولتیں بھی میسّر ہیں جہاں ایک زبان کی بجائے (اس زمانے میں تو ایک زبان میں حضرت مصلح موعود تقریر فرما رہے تھے اب وہاں ایک کے بجائے) کئی زبانوں میں آوازیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اس وقت خطبہ بھی وہاں بیٹھ کر سن رہے ہیں۔ سات آٹھ زبانوں میں ان کو خطبہ کا ترجمہ بھی پہنچ رہا ہے۔ جہاں اس وقت مختلف قوموں کے لوگ بیٹھے ہیں، جہاں پاکستان سے آئے ہوئے اپنے حقوق سے محروم لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ یہ سب لوگ اپنے آپ میں وہ ایمان اور اخلاص پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں، ایک جذبہ پیدا کریں جو اُن دو سو لوگوں میں تھا جس کی مثال حضرت مصلح موعود نے دی ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا میں جیسا کہ مَیں نے کہا جلسہ ہو رہا ہے۔ امریکہ کے ویسٹ کوسٹ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ ہر جگہ اگر اس نیت سے آپ جمع ہوئے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا ہے تو جس طرح وہ دو اڑھائی سو لوگ اڑھائی سو گٹھلیاں یا بیج بن گئے تھے جن سے پھل دار درخت پیدا ہوئے اور قادیان کی وسعت اور میدان اور ان بزرگوں کی نسلیں اور امریکہ میں جماعت اور اس کی وسعت اور آسٹریلیا میں جماعت اور اس کی وسعت کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماشاء اللہ نئی نئی جگہیں خریدی جا رہی ہیں۔ ان کی خوبصورتی اگر بڑھانی ہے تو پھر اپنی ایمانی کیفیت میں اضافے سے بڑھائیں ورنہ صرف جلسہ کے لئے جمع ہونا کافی نہیں ہے۔ اگر ان دو اڑھائی سو بیجوں یا گٹھلیوں نے اپنے اثر دکھائے تو آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کام کو آگے

بڑھانے کے لئے اپنے ایمان میں بڑھیں اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہمارا غلبہ ہے انشاء اللہ۔ اُس وقت تو ایک ارب کچھ کروڑ کی بات تھی آج دنیا کی آبادی سات ارب سے زیادہ ہے۔ سات ارب تیس کروڑ کہا جاتا ہے۔ اور ہماری تعداد ابھی بھی دنیا کی آبادی کے مقابلے میں اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہت معمولی ہے۔ لیکن ہم نے کام وہی کرنے ہیں جو ہمارے آباؤ اجداد نے کئے۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ہمارا مقصد بہت بڑا ہے اسے ہم نے حاصل کرنا ہے"

(خطبہ جمعہ 25 دسمبر 2015ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

" گزشتہ دنوں مَیں ہالینڈ میں تھا۔ وہاں ایک جرنلسٹ، جو ریجنل اخبار میں لکھنے والے ہیں اور نیشنل اخبار بھی ان سے آرٹیکل لیتے ہیں، مجھے کہنے لگے کہ کیا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ بڑھنے والی جماعت ہے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ اگر ایک بین الاقوامی جماعت کی حیثیت سے دیکھیں تو یقیناً جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی جماعت ہے اور اب تو یہ بات ہمارے غیر بھی مانتے ہیں جن کی جماعت پر نظر ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھنے والی آواز آج دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں گونج رہی ہے اور پھر اس کی امتیازی شان اس وقت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے، زیادہ روشن ہو کر اُبھرتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت جب ایک عام آدمی کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے وثوق سے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک وقت آئے گا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی اور اس کا پھیلاؤ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہو گا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو پھیلا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اس سلسلے کو دنیا میں پھیلائے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء)

بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو ایسا پھیلا دے گا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور فرمایا کہ آجکل کے موجودہ ابتلا سب دور ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 176 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء)

آپؑ نے فرمایا کہ "کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور عجیب۔ یہ خدا کا نشان اور اعجاز ہے۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء)"

(خطبہ جمعہ 16/ اکتوبر 2015ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡